بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

ھوالنــــــــــــــــــــــــــــــــــاصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن

T. I. COLLEGE **O**LD **S**TUDENTS **A**SSOCIATION
GERMANY

سہ ماہی

المنار

اپریل۔مئی۔جون ۔2020

المنار جرمنی

بابت ماہ اپریل۔ مئی۔ جون 2020

بمطابق شہادت۔ ہجرت۔ احسان 1399 ہجری شمسی

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
01:	ارشاد باری تعالیٰ:	03
02:	فرمانِ رسول:	03
03:	ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام	04
05:	ارشاد امیر المومنین ایدّہ اللہ تعالیٰ	04
06:	پیام صدر :	05
07:	اداریہ:	06
08:	حضرت سیّد محمود اللہ شاہ صاحب۔	07
	از مکرم چوہدری حمید احمد صاحب	09
09:	کلام راجہ محمد یوسف صاحب	10
10:	کلام مجید طاہر صاحب	10
11:	کلام مصلح الدین راجیکی صاحب مرحوم	10
12:	کلام حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	17
13:	کلام مکرم چوہدری محمد علی صاحب مرحوم	20
14:	کلام مکرم منیر احمد صاحب باجوہ	23
15:	فوٹوز۔ باسکٹ بال ٹورنامنٹ و دورہ یو کے	11

زیرِ نگرانی

پروفیسر چوہدری حمید احمد صاحب

سرپرست۔ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی

صدر۔ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی

چوہدری عبد الغفور ڈوگر

مدیر اعلیٰ المنار

چوہدری محمد کولمبس خاں

ایڈیٹوریل بورڈ

چوہدری منیر احمد باجوہ چوہدری نصیر احمد۔ عبد الشکور بھٹی

پتہ

Bait us Sabooh
Genferstrasse 11
60437 Frankfurt / M
E-Mail: columbuskhan@gmail.com

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے

ارشادِ باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۔ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَ عَلَى الَّذِيۡنَ يُطِيۡقُوۡنَهٗ فِدۡيَةٌ طَعَامُ مِسۡكِيۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا فَهُوَ خَيۡرٌ لَّهٗ ؕ وَ اَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۔ شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡٓ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰى وَ الۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ ؕ وَ مَنۡ كَانَ مَرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيۡدُ اللّٰهُ بِكُمُ الۡيُسۡرَ وَ لَا يُرِيۡدُ بِكُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَ لِتُكۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰٮكُمۡ وَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۔ وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىۡ عَنِّىۡ فَاِنِّىۡ قَرِيۡبٌ ؕ اُجِيۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لِىۡ وَ لۡيُؤۡمِنُوۡا بِىۡ لَعَلَّهُمۡ يَرۡشُدُوۡنَ

﴿ سورة البقرة - 186-184﴾

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہو گا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

O ye who believe! fasting is prescribed for you, as it was prescribed for those before you, so that you may become righteous. The prescribed fasting is for a fixed number of days, but whoso among you is sick or is on a journey shall fast the same number of other days; and for those who are able to fast only with great difficulty is an expiation — the feeding of a poor man. And whoso performs a good work with willing obedience, it is better for him. And fasting is good for you, if you only knew. The month of Ramadan is that in which the Qur'an was sent down as a guidance for mankind with clear proofs of guidance and discrimination. Therefore, whosoever of you is present at home in this month, let him fast therein. But whoso is sick or is on a journey, shall fast the same number of other days. Allah desires to give you facility and He desires not hardship for you, and that you may complete the number, and that you may exalt Allah for His having guided you and that you may be grateful. And when My servants ask thee about Me, say: 'I am near. I answer the prayer of the supplicant when he prays to Me. So, they should hearken to Me and believe in Me, that they may follow the right way.

ارشادِ رسولِ عربی ﷺ

"عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مجھے حضرت جبریل علیہ السلام پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی ہمیشہ وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ یہ اسے وراثت میں بھی شریک ٹھہرا دیں گے۔

"چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں"۔ (کشتی نوح۔ صفحہ 12)

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

ایک ایسا مہینہ ہمارے لیے مقرر فرمایا ہے جس میں خدا تعالیٰ بندوں کے قریب ترین آجاتا ہے اور شیطان کو جکڑ دیتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر اس قدر رحمتوں اور فضلوں کے دروازے کھولے جارہے ہیں تو ہمیں کس قدر اللہ تعالیٰ کی بات کو سن کر روزوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعے پر فرمایا کہ اگر تمہیں پتا ہو کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کس طرح اور کس قدر تم پر مہربان ہوتا ہے تو تم یہ خواہش کرتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ سارا سال ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے رہیں۔ پس روزے ہمارے ہی فائدے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیے ہیں۔ روحانی، جسمانی ہر قسم کے فوائد ہم روزوں سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اب تو غیر مسلم ڈاکٹر بھی اس بات کے قائل ہو رہے ہیں۔ پہلے چند ایک تھے اب تعداد بڑھتی جارہی ہے کہ روزوں سے انسان کی صحت پر بھی خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ بلکہ بعض غیر مسلم یہ لکھنے لگ گئے ہیں کہ روزوں سے انسانی زندگی میں ڈسپلن بھی پیدا ہوتا ہے۔ بہر حال یہ دنیادار چاہے کہیں یا نہ کہیں ایک حقیقی مومن تو یہ تجربہ رکھتا ہے کہ روزے ایک مومن کی جہاں جسمانی حالت کو بہتر کرتے ہیں وہاں اس سے بہت بڑھ کر روحانی طور پر بھی اس کی حالت بہتری کی طرف لے جانے کا باعث بنتے ہیں۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے رمضان کے مہینے میں بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ اپنی روحانی حالت میں ترقی کریں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جو باتیں بیان کی ہیں وہ یہ ہیں کہ ہر ایک مومن اور ہر ایک مسلمان جو حقیقی مسلمان ہے اس پر روزہ فرض کیا گیا ہے۔ (خطبہ جمعہ 10 مئی 1919)

پیامِ صدر

نہایت عزیز برادران!   السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

گزشتہ سہ ماہی سے بنی نوع انسان کو جو آزمائش آئی ہے اور ابھی تک جاری ہے وہ ہم سب کے لئے جہاں ایک طرف مشکلات کا باعث ہے وہیں معمول کے کاموں میں سست رفتاری کی بدولت ہمیں اپنی گزشتہ زندگی پر غور کرنے کے لئے وقفہ بھی فراہم کر رہی ہے۔ ہم میں سے ہر شخص اس بات کا خود جائزہ لے سکتا ہے کہ اس نے ماضی میں خوب تگ ودو کر کے اپنی اس زندگی کو بہتر بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اس بھاگ دوڑ نے اسکے اعصاب پر کیا اثرات مرتب کیئے۔ یہ صدی نائین الیون اور اس کے بعد کے واقعات ساتھ لے کر آئی اور دنیا بھر میں اس کے نتیجہ میں انسانی آزادیوں پر کئی قسم کی پابندیاں عائد ہوئیں۔ خوف کی یہ لہر ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ کرونا کی صورت میں دوسری خوف کی لہر نازل ہو گئی۔ اس صورتحال میں ایک مسلمان جو اپنے آپ کو راضی برضائے الٰہی کر چکا ہوتا ہے اس پر ایسا اثر نہیں پڑتا جس سے وہ اپنے حواس ہی کھو بیٹھے۔ ایسی صورت میں وہ معبودِ حقیقی کی گود میں پناہ ڈھونڈتا اور پاتا ہے۔ وہ خوش قسمت جو صدق سے خلافت کے حصار میں داخل ہیں ان تمام تکالیف کے باوجود انکے دل اطمینان سے پُر ہوتے ہیں۔ زیادہ دُور کی بات نہیں ابھی دس سال پہلے مئی میں لاہور کے احمدیوں پر جمعۃ المبارک کے روز عبادت کے موقع پر بہت ظلم ڈھایا گیا۔ ایسا نظارہ دنیا میں چشمِ فلک نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ایک طرف گولیاں برسائی جارہی تھیں اور دوسری جانب نمازی کلمہ شہادت کا ورد کرنے کی تلقین پر عمل کر رہے تھے۔ اس روز کلمہ شہادۃ حقیقی معنوں میں یہ گولیوں سے چھلنی ہونے والے ہی ادا کر رہے تھے۔ اس پر سنتِ محمدی کے مطابق احمدیوں کے دلوں میں غیض یا نفرت پیدا نہیں ہوئی بلکہ طائف کے اوباشوں کی حرکات کے جواب میں آپ ﷺ نے جو ردِ عمل دکھایا تھا اسی کو اپنایا۔ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں۔ ہمارے لئے ایک ماٹو اور مستقل چیلنج ہے۔ اور ہم میں سے ہر شخص اپنا خود محاسبہ کر سکتا ہے کہ وہ اس منزل پر گامزن تو ہے لیکن اسوقت کون سے مرحلہ پر ہے۔ یقیناً ہم میں بہت سے خوش قسمت ہیں جو اس راہ پر بڑی منزلیں طے کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس زمانہ کے نور سے حقیقی فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آج کل کے مشکل حالات میں اگر ہم روزانہ صرف 50 سینٹ کی بچت کریں تو ایک سال کے بعد یہ معقول رقم بن جائے گی اور ہم کارِ خیر میں دے کر مستحق افراد کی مدد کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس وباء سے محفوظ رکھے اور اپنی امان میں رکھے۔ آمین۔

خاکسار چوہدری عبدالغفور ڈوگر۔ صدر۔ ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ جرمنی

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی ٹکوسا کو ہدایت

"تعلیم الاسلام کالج ایک وہ درسگاہ تھی جب تک جماعت کے پاس رہی اور خاص طور پر اس زمانہ کے لوگ جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں اس میں وقت گزارا کہ کس طرح ماں سے بڑھ کر اس درسگاہ نے ہمیں سنبھالا۔ پس اس درسگاہ کا یہ حق بنتا ہے کہ اس میں پڑھنے والے طلباء جنہوں نے اس کے نام پہ ایک ایسوسی ایشن قائم کی ہے اس کی لاج رکھتے ہوئے جو بھی منصوبے آپ نے بنائے ہیں اس کے پورا کرنے میں بھرپور کردار ادا کریں"

(الفضل 13 اکتوبر 2011 صفحہ 6)

اداریہ

قارئین کرام!   السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

المنار کا سالِ رواں کا دوسرا سہ ماہی شمارہ پیشِ خدمت ہے۔ اکیسویں صدی کے آغاز میں جو اہم واقعہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا ہوا۔ اس کے نتیجہ میں دنیا میں بڑی عظیم الشان تبدیلیاں رونما ہوئیں انکی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اب جو دنیا میں کرونا کی وجہ سے تبدیلی آرہی ہے بے مثال ہے اور کرونا کے بعد دنیا اس طرح کی نہیں رہے گی جس طرح پہلے تھی۔ قرآن مجید میں گزشتہ زمانوں کے بعض واقعات درج ہیں اور ان کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید ان پر غور کرنے کا بھی حکم دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ آج کے انسان کو اسقدر سہولیات میسّر ہیں جن کا پرانے زمانے کے انسان تصوّر بھی نہیں کر سکتے تھے۔ آپ نے حضرت عبد القادر جیلانیؒ کا واقعہ تو سنا ہو گا کہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انہیں ایک قافلہ کے ہمراہ دوسرے شہر جانا پڑا۔ راستے میں ڈاکوؤں نے قافلہ لوٹ لیا اور اس وقت ایک نو عمر بچے عبد القادر جیلانیؒ کے سچ بولنے کی وجہ سے لوٹ کر دہ مال واپس کر کے ڈاکوؤں کے گروہ نے توبہ کرلی۔ آج جب انٹرنیٹ کا دور ہے اور ایک لمحہ میں اطلاعات دنیا کے کسی بھی کونے میں پہنچائی جاسکتی ہیں۔ اس سہولت کا غلط استعمال آج کے چور اور ڈاکو بھی کرنے میں مصروف ہیں اور ہر طرح کی لغو اور جھوٹی بات پھیلا رہے ہیں بلکہ بعض اوقات سچ کی تبلیغ کے لئے بھی جھوٹ کا سہارا لینے کی مکروہ کوشش کی جاتی ہے۔ دینِ اسلام کی بعض دفعہ برتری ثابت کرنے کے لئے مشاہیر عالم کی وڈیوز کو ڈب کر کے ایمان کو تسکین بہم پہنچانے کی کوشش میں دوسروں کے وقت کا ضیاع کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ اس موقعہ پر ہر باشعور مومن کا اپنا فرض بھی ہے کہ وہ خود سچ اور جھوٹ میں امتیاز کے پیمانے کو مضبوطی سے تھام کر رکھے۔

قرآن مجید کا ایک حکم ہے کونوا مع الصادقین۔ الحمد للہ کہ اس حکم کی یاد دہانی کروائی جاتی رہتی ہے۔ آج اس پر عمل کرنا بہت ہی آسان ہو گیا ہے۔ اپنے سے کسی بھی معمر یا کسی خدمت پر مامور شخص کی خیریت فون پر دریافت کرسکتے ہیں اور ان سے اس ارادہ سے چند باتیں کر کے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کونوا مع الصادقین کی کسی حد تک تعمیل ہو جانے سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس المنار میں ایک مضمون مکرم سیّد محمود اللہ شاہ صاحب کی سیرت پر مکرم پروفیسر چوہدری حمید احمد صاحب کا لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے خود حضرت شاہصاحب کی شاگردی سے فیض اٹھایا ہے۔ اس مضمون کے پڑھنے کے بعد خاکسار نے اس دور کے اخبار الفضل کی ورق گردانی کر کے غائبانہ انکی نیک صحبت سے استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنے والے یہ مٹے ہوئے لوگ دنیاوی فوائد کو ترک کر کے سلسلہ کی خدمت میں اپنے آپ کو قربان کرنے کی مثالیں قائم کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

آخر میں سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کے اشتہار "۔ مجھے آپ کی تلاش ہے"۔ میں سے ایک بات ذیل میں پیش خدمت ہے جس سے آپ اپنی اور اپنے ماحول میں ایک تعمیری تبدیلی ہر وقت لاسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی ہمیں توفیق دے۔ آمین

آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو آپ اپنا قصور سمجھتے ہوں۔ آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اُس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

اُذْکُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ وَکُفُّوا عَنْ مَسَاوِیْھِمْ

حضرت حافظ سیّد محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم پروفیسر چوہدری حمید احمد صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب (یعنی 12 اور 13 دسمبر 52ء کی درمیانی شب) میں نے دیکھا کہ سید محمود اللہ شاہ صاحب مجھے ملنے آئے ہیں۔ میں اور وہ بیٹھے ہیں۔ پاس ہی غالباً میری وہ بیوی بھی ہے جو سید محمود اللہ شاہ صاحب کی بھتیجی ہیں یعنی مہر آپا۔ انہوں نے مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ میری طبیعت آج اتنی خراب ہوگئی ہے کہ میں نے سکول کے لڑکوں سے کہہ دیا ہے کہ اِدھر اُدھر دُور نہ جایا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے پیچھے کوئی واقعہ ہو جائے۔ اِسی طرح میں آپ سے بھی کہتا ہوں کہ اگر آپ کا کہیں باہر جانے کا ارادہ ہو تو مجھے رُخصت کر کے جائیں۔ اور رُخصت کے معنے اس وقت رویاء میں جنازہ کے سمجھتا ہوں۔ میں نے آنکھ کھلتے ہی اس رؤیا کا آخری حصّہ اُمِّ متین کو بتا دیا جن کی باری اس رات تھی۔ لڑکوں

والے حصّہ کا میں نے ان سے ذکر نہیں کیا۔ جس وقت یہ رؤیا ہوا اس وقت خیال بھی نہیں تھا کہ انکی موت اتنی قریب ہے اس رؤیا کے تیسرے دن ان کو Thrombosis کا حملہ ہوا اور انکی موت کا باعث ہو گیا۔

(الفضل 24 دسمبر 1952)

استاد تو سارے ہی محسن ہوتے ہیں۔ اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر اپنی پسند کے اظہار کی جسارت کروں تو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طالب علمی کے زمانہ کے میرے محبوب شفیق ترین استاد اور محسن استاد حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو حضرت ڈاکٹر سیّد عبد الستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ماموں جان تھے۔ ان کی شخصیت کو ایک فقرہ میں بیان کرنا ہو تو کہوں گا کہ۔ وہ ایک کوہِ وقار اور حُسن واحسان کا مجسمہ تھے۔ انہیں بچپن میں ہی دیکھنے اور تعارف حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ قادیان میں تو خاکسار ان کے گھر بھی جایا کرتا تھا۔ کبھی کبھی میرے والد صاحب دُودھ اور مکھن ان کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے مجھے بھجوادیتے تھے۔ کیونکہ ہم گاؤں کے رہنے والے تھے اور ہمارے گھر میں گائیں بھینسیں تھیں۔

محترم شاہ صاحب اور اسی طرح ان کی بیگم صاحبہ بھی نہایت شفقت کا سلوک فرماتیں۔

جب تقسیم ہند کے بعد ہائی سکول چنیوٹ آگیا تب بھی خاکسار ان کے گھر بلا جھجک چلا جاتا تھا۔ شروع میں تو ان کا تنگ و تاریک مکان ایک نہایت تنگ گلی میں تھا۔ جس میں بجلی نہیں تھی۔ تاہم جلد ہی محترم شاہ صاحب شہر سے باہر تحصیل روڈ پر ایک کھلے حویلی نما مکان میں شفٹ ہوگئے۔ قبل ازیں شاہ صاحب انگلستان اور کینیا میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہ چکے تھے اور ایک امیرانہ بلکہ شاہانہ ٹھاٹھ سے زندگی گزار چکے تھے۔ یقیناً چنیوٹ میں بغیر بجلی پانی زندگی ان کے لئے بہت مشکل لگی ہوگی پھر بھی وہ ظاہری طور پر نہایت ہشاش بشاش اور مطمئن نظر آتے تھے۔ یہ تو بعد میں معلوم ہوا کہ بلڈ پریشر کی وجہ سے وہ اتنے صحت مند نہیں تھے جتنے دکھائی دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مردانہ نورانی حسن ایسا عطاء کیا تھا کہ دل چاہتا تھا کہ ہر وقت ان کو دیکھتا ہی رہوں۔ ان کا پیدل چلنا ایسا پروقار ہوتا کہ اسی وقار سے چلنے کی خواہش دل میں اُبھرتی تھی۔

یہاں تک تو ان کی ظاہری وجاہت کا ذکر تھا لیکن ان کی اصل پہچان ان کی رُوحانی اور علمی عظمت تھی جو اس قدر عیاں تھی کہ اپنوں کے علاوہ غیر بھی ان کو ولی اللہ سمجھتے تھے۔ بطور ہیڈ ماسٹر وہ طلباء کی تعلیم و تربیت پر اِس قدر گہری نظر رکھتے اور ان کی جسمانی۔ علمی اور روحانی تربیت کا بڑی عمدگی کے ساتھ انتظام کرتے تھے۔ سردی ہو یا گرمی، دھوپ ہو یا بارش سب سے پہلے وقت پر اپنے دفتر پہنچتے اور اساتذہ اور طلباء کو وقت کی پابندی کا نہ صرف زبانی سبق دیتے بلکہ سب کے لئے خود اپنا عملی نمونہ پیش کر کے دکھاتے۔ ان دنوں بہت کم لوگوں کے پاس کار ہوتی تھی۔ اکثر پیدل ہی سکول آتے جاتے اور طبیعت خراب ہونے کی صورت میں کبھی کبھار تانگہ بھی کر لیتے۔

بطور ہیڈ ماسٹر ان کا معمول تھا کہ دن میں ایک دو دفعہ سکول کے سارے کلاس رومز کا باہر سے چکر لگاتے اور اساتذہ کے کام اور طریق تعلیم کا جائزہ لیتے۔ آپ خود ایک اعلیٰ درجہ کے تجربہ کار استاد تھے۔ کبھی کبھی چپکے سے کلاس میں آ کر کچھ دیر پیچھے بھی بیٹھ جاتے۔ باوجود اس کے کہ وہ نہایت رقیق القلب اور نرم دل تھے لیکن ڈسپلن کے معاملہ میں نہایت سنجیدہ تھے مگر سخت گیر طبع نہیں۔ اگر کوئی طالب علم ایک حد سے تجاوز کر کے شرارت کرتا اور سمجھ لیتے کہ اب معافی سے معاملہ گزر گیا ہے تو سکول سے خارج کر دیتے اور پھر کوئی سفارش قبول نہ کرتے۔ میرا ہم نام اور ہم جماعت ایک طالب علم تھا جس کا تعلق ایک مخلص اور بااثر احمدی زمیندار گھرانہ سے تھا اس کو سکول سے خارج کیا اور تمام سفارشوں کے باوجود سزا واپس نہ لی۔

محترم شاہ صاحب حافظِ قرآن تھے اور انہیں قران مجید سے اتنا عشق تھا کہ باوجود بے پناہ مصروفیات کے ہر ماہ کئی بار قران مجید دہراتے تھے۔ علاوہ ازیں کوشش کر کے سکول میں بھی ایک خاص پروگرام کے تحت ایسا انتظام کرتے کہ سکول میں سبھی کو رفتہ رفتہ قرآنِ مجید حفظ ہو تا جائے۔ اس کے لئے ہر کلاس کو کچھ سپارے دیتے اور اساتذہ پھر سپاروں کے حصے بنا کر طلباء میں تقسیم کروا کر حفظ کرواتے تھے۔ اسی طرح سورۃ جمعہ ایک بار میرے ذمہ لگائی گئی تھی۔

بہت سی دیگر سرگرمیوں کے لئے سکول کو چار ایوانوں میں تقسیم کیا ہوا تھا جن کے آپس میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوتے تھے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ کے ناموں پر ہاؤسز کے نام رکھے ہوئے تھے۔ میں حمزہ ہاؤس میں تھا۔ اور میرا ایک دوست اسامہ ہاؤس میں تھا۔ روزانہ صبح اسمبلی ہوتی جس میں تلاوت اور نظم کے بعد محترم شاہ صاحب تربیّتی موضوع پر مختصر خطاب کرتے۔ اس کے بعد اجتماعی ڈرل ہوتی۔ یوں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم اور صحت کا بھی نہایت اعلیٰ بندو بست کیا جاتا تھا۔ میں جب اپنے اساتذہ اور پرنسپل صاحبان کو یاد کرتا ہوں تو حضرت حافظ سیّد محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) میں یہ اوصاف مشترک دکھائی دیتے ہیں۔ دونوں بزرگان نے بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کیا۔ دونوں بی اے کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان گئے۔ دونوں عظیم تعلیمی اداروں کے سربراہ بنے اور دونوں نے اپنے اپنے اداروں کو بہت مختصر عرصہ میں ملک کے صفِ اول کے تعلیمی اداروں میں لا کھڑا کیا، دونوں نے دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی اور روحانی تربّیت کا بھی بطریقِ احسن انتظام جاری کیا۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ کی خصوصی دعاؤں کا ثمر تھا۔

پندرہ دسمبر کو گیارہ بجے دن انہیں ہارٹ اٹیک ہوا جس کے بعد 16 دسمبر 1952 کو صبح پانچ بجے انکی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر اس وقت صرف 52 سال کی تھی۔ ان کی رحلت کے بعد بزرگان سلسلہ اور ان کے رفقاء نے جن تاثرات کا اظہار کیا ان میں سے بعض کا اِختصار کے ساتھ ذکر کر کے میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں:

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے ان کی وفات پر لکھا:

> "حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت بااخلاق بزرگ تھے۔ آپ نہ صرف خدا تعالیٰ کے ساتھ عشق و محبت کا خاص تعلق رکھتے تھے بلکہ خیر خواہی خلق کا جذبہ بھی اعلیٰ درجہ کا پایا جاتا تھا۔ آپ کی محبت کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ بزگوں کا ادب کرنا اور چھوٹوں پر شفقت کرنا آپ کا خاصا (خاصہ") تھا۔ آپ کی دعاؤں کے صدقے آپ کے بیٹے بھی نیک اور پارسا ہیں۔ ان میں سے ایک خوش بخت وہ بھی ہیں جن کے نکاح میں حضرت مصلح موعود اپنی ایک لختِ جگر دے دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس جوڑے کو چھ بچے عطا فرمائے ہیں۔
>
> (الفضل ربوہ 3 فروری 1962)

استاذی المحترم میاں محمد ابراہیم صاحب مرحوم سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے لکھا:

آہ! وہ عابد و خلیق اور ہمدرد انسان جو ہر کام شروع کرنے سے پہلے دعا کرے اور جو ہر استاد کو کسی کام میں مشورہ دے یہی کہے کہ میں بھی دعا کرتا ہوں آپ بھی دعا کریں کہ اگر یہ بات سلسلہ کے لئے بہتر ہے تو ہو جائے۔ وہ شخص جس نے ہر رفیق کار کو اس کے اپنے حلقہ عمل میں آزادی دے رکھی ہو، جس کے ساتھ کام کرنا ہر کوئی باعث عزت و فخر خیال کرتا ہو۔ ایسے انسان کی موت کے صدمہ پر انسان کا قابو پانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ آپ کی زندگی اپنے فرائض کی تکمیل کے لئے وقف تھی۔ دن ہو یا رات، سکول کے اوقات ہوں یا رخصت کا وقت، ہر وقت سکول اور سلسلہ کی بہتری کے لئے آپ کی ذاتِ گرامی سے استفادہ کیا جا سکتا تھا۔ آپ کو بلڈ پریشر کی تکلیف تھی اور دل میں درد رہتا تھا اور یہ تکلیف مالا یطاق ہو رہی تھی، لیکن آپ نے اس کی مطلقاً پرواہ نہ کی۔

استاذی المحترم حضرت صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول (جو ان دنوں سیکنڈ ماسٹر تھے) نے بیان کیا کہ:

"جب وہ بارہ بجے کے قریب مکان پر پہنچے تو بیماری کا حملہ ہو چکا تھا اور نبض کی حرکت بند ہو رہی تھی۔ کمرے میں اکیلے لیٹے تھے۔ جب صوفی صاحب پہنچے تو فرمایا۔ میں تو اب ختم ہو رہا ہوں۔ آپ میری طرف سے تمام اساتذہ اور طلباء سے کہہ دیں کہ اگر میری طرف سے کوئی تکلیف پہنچی ہو تو مجھے معاف کر دیں۔ اس فقرہ کو تین دفعہ دہرایا اور تسلی کر لی کہ صوفی صاحب نے یہ پیغام اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔

(الفضل لاہور، 25،24 دسمبر 1952)

استاذی المحترم حضرت صوفی غلام محمد صاحب سے فرمایا کہ

"زندگی کی خواہش نہیں، ہاں خاتمہ بالخیر کی آرزو ہے۔ دعا کریں انجام بخیر ہو"۔

(الفضل لاہور، 25،24 دسمبر 1952)

آپ کی اہلیہ محترمہ فرخندہ شاہ صاحبہ مرحومہ سابق پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ بیان فرماتی ہیں:

"حضرت شاہ صاحب نے مجھے بتایا کہ میں نے سات سال کی عمر میں نماز شروع کی اور بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں نماز تہجد شروع کر دی۔ میرے والد صاحب نے کہا تھا تہجد پڑھا کرو۔ وہ دن اور آج کا دن میں نے کبھی تہجد نہیں چھوڑی۔ میں نے کئی دفعہ کہنا کہ شاہ صاحب آج آپ کو بخار ہے، آپ کا بلڈ پریشر بہت ہائی ہے، تو مجھے کہتے تم چپ رہو ان وجوہات سے میں تہجد نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ بہت خلیق اور پارسا انسان تھے۔ اگر کوئی مانگتا تو ضرور اس کی ضرورت پوری کرتے۔ آپ کے پاس ایک نہایت قیمتی اوور کوٹ تھا جو انگلینڈ سے کسی دوست نے آپ کو بطور تحفہ دیا تھا۔ ایک دفعہ آپ گھر آئے تو میں نے پوچھا وہ اور کوٹ کہاں ہے آپ کا؟ کہنے لگے وہ فلاں دوست نے مانگا تھا۔ اس نے کہیں جانا تھا۔ میں نے انہیں دے دیا ہے۔ غرض کہ قیمتی سے قیمتی چیز بھی اگر کسی نے مانگی تو دے دیتے تھے۔ آپ کو کوئی شوق نہیں تھا کہ میں مکان بنا لوں، جائیداد بنا لوں، یا دولت اکٹھی کر لوں۔ یا میرا بینک بیلنس ہو۔ کوئی شوق نہیں تھا۔ اس بات پر کئی دفعہ میری ان سے لڑائی بھی ہوئی، میں نے کہا کہ مکان بنا لیں تو وہ کہتے بہشت میں اللہ تعالیٰ مکان دے گا"۔

مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کا حسنِ ظن پورا کرتے ہوئے ہمارے نہایت ہی پیارے شاہ صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطاء فرمائی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ آمین

میری انا کو یارب بدل دے تو عجز میں
اشکوں میں ڈوبا عجز تیرے در پر قبول ہو
ڈوبے یوں تیرے عشق میں یارب تیرا منیرؔ
رحمت کا تیرے اذن سے اس پر نزول ہو

مکرم منیر احمد صاحب باجوہ

دین و دنیا میں ٹھنی رہتی ہے
مستقل جاں پر بنی رہتی ہے
نوکِ نشتر آزمالی ہے مگر
باقی نیزے کی انی رہتی ہے

مکرم راجہ محمد یوسف صاحب

غزل

نازک مزاج، ہجر کے بیمار ہیں الگ — ہم اہلِ شوق لطف کے حقدار ہیں الگ

چلتے ہیں اُن کے نقشِ قدم چومتے ہوئے — وہ خوش خرام قافلہ سالار ہیں الگ

اے صاحبانِ عقل وخرد، ہوشیار باش! — اہلِ جنوں کے لہجہ و گفتار ہیں الگ

لالہ وگل ہی مظہرِ حسنِ جہاں نہیں — شعر وسخن کے دل نشیں گلزار ہیں الگ

سوزِ غمِ حیات سے سینہ فگار ہے — آشوبِ خود شناسی کے آزار ہیں الگ

عشق ووفا کے اور بھی ہیں مرحلے بہت — فتنہ گروں سے برسرِ پیکار ہیں الگ

دنیا کے واسطے تو ہیں ہر گام پر مشیر — دل کے معاملات میں غم خوار ہیں الگ

کیا پوچھتے ہیں، آپ کے یوسفؔ تو اِن دنوں
الجھے ہیں اپنے آپ میں، بیزار ہیں الگ

(کلام راجہ محمد یوسف صاحب)

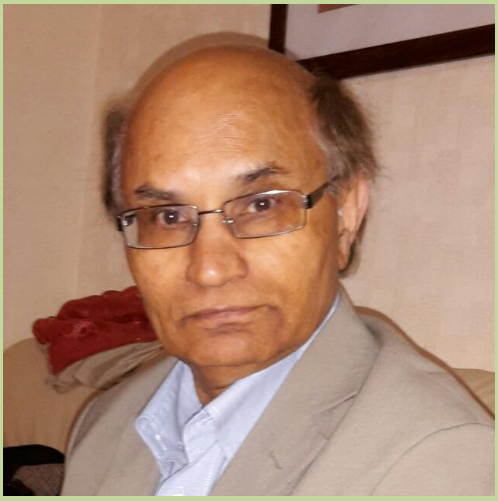

غزل

رنگ چہروں کا اب نرالا ہے — جب سے سورج نے سر نکالا ہے

دِل ہی باقی بچا تھا اس گھر میں — تونے اس کو بھی توڑ ڈالا ہے

جب سے اس شہر میں ہم آئے ہیں — خود کو کس کس طرح سے ڈھالا ہے

روشنی مجھ سے چھیننے والو — میرے گھر میں ابھی اجالا ہے

میں ہی کیا اس جگہ مقیّد ہوں — چاند کے گرد بھی تو ہالہ ہے

حاکموں کو تو یہ خبر ہوگی — کس پہ اب ظلم ہونے والا ہے

شہر والے نئے سے لگتے ہیں — شہر تو میرا دیکھا بھالا ہے

کتنے چہرے بکھر گئے پل میں — کس نے اک چاند کو اچھالا ہے

وہ ہی طاہرؔ کی جاں لے لے گا
اس نے جس درد کو سنبھالا ہے

(کلام محترم مجید طاہرؔ صاحب)

جب سے تیری نگاہ نہیں ہوتی — دِل سے اپنی نباہ نہیں ہوتی

کاش ناصح کو کوئی سمجھائے — رسمِ الفت گناہ نہیں ہوتی

میکدہ میکدہ ہی رہتا ہے — یہ زمین خانقاہ نہیں ہوتی

ان کو مشقِ ستم سے کیسے روکیں — ہم غریبوں سے آہ نہیں ہوتی

دل کی تسکین کا کیا پوچھتے ہو — گاہ ہوتی ہے گاہ نہیں ہوتی

کچھ ستم اس جہاں میں ایسے ہیں — جن کی دنیا گواہ نہیں ہوتی

تیری آہوں کی خیر ہو مصلحؔ — دل کی دنیا تباہ نہیں ہوتی

(کلام مصلح الدین صاحب راجیکی مرحوم)

اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ٹکوسا۔ جرمنی اور یوکے۔ کے عہدیداران

یوکے۔ کے احباب کی طرف سے ضیافت کا ایک منظر

زمین تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی اگر آسمان سے تمہارا پختہ تعلق ہے

جسٹس انوار الحق صاحب جج ہائیکورٹ مغربی پاکستان لاہور۔

"آج آپ کے ادارہ میں آکر میری اپنی طالب علمی کا دور میری آنکھوں کے سامنے آگیا۔ آکسفورڈ جیسی فضا دیکھ کر میرے دل میں پرانی یادیں تازہ ہوگئی ہیں اور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو مثالی تعلیمی اور تربیتی ماحول میسر ہے جہاں دوسری جگہوں کی مضرت انگیز مصروفیات ناپید ہیں"

ڈاکٹر ظفر علی ہاشمی وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی لائل پور

"تعلیم الاسلام کالج ملک کا وہ ممتاز ترین ادارہ ہے جہاں کے طلباء کا اوڑھنا بچھونا علم ہے اور وہ علم کے حصول کو بھی ایک عبادت تصور کرتے ہیں۔

آپ لوگ اپنی قومی زبان کی جو خدمت کر رہے ہیں وہ ہر لحاظ سے قابل تحسین اور قابل ستائش ہے"۔

مولانا عبد المجید صاحب سالک مدیر<انقلاب >لاہور

"تعلیم الاسلام کالج احمدی جماعت اور پرنسپل میاں ناصر احمد کی مخلصانہ مساعی اور شبانہ روز محنت کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ اس کالج کے کارکن جماعت کے تعمیری و تعلیمی تصورات کی تکمیل میں ہمہ تن مصروف ہیں اور میرے نزدیک اس درسگاہ کی سب سے بڑی خصوصیت اور برکت یہ ہے کہ ربوہ کی فضاء آج کل کی شہری آلودگیوں سے قطعی طور پر محفوظ ہے اور وہ ترغیبات بالکل مفقود ہیں جو تربیت اخلاقی میں حائل ہو کر تعلیم کے بلند تصورات کو برباد کر دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس درسگاہ کو پاکستانیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید و بابرکت بنائے اور اس کے کارپردازوں کو بیش از بیش سعی و جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے"۔

ربوہ ۱۱۔ فروری ۱۹۵۶ء عبد المجید سالک>

https://www.youtube.com/watch?v=SUUQXDS2cGw&feature=youtu.be

ربوہ میں تعلیم کے میدان میں مساعی پر مشتمل یہ ایک وڈیو ہے۔ الحمد للہ کہ ربوہ میں اب بھی پاکستان کے دیگر تعلیمی اداروں کی نسبت بہتر تعلیم کا انتظام پایا جاتا ہے۔

بچے قوم کی دولت ہیں اور اس دولت کی حفاظت کرنا ہمارا قومی فرض ہے

المنار کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز اور اسی طرح سابق طلبہ تعلیم الاسلام کالج سے وابستہ یادوں کو شئیر کرنے کے لئے وٹس ایپ کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں اور لکھ کر یا بول کر بھجوا دیا کریں۔ انکی اشاعت سے قبل تحریر انکو بھجوا کر مندرجات کی توثیق کروالی جائے گی۔ غیر از جماعت سابق طلبہ جن سے رابطہ ہوا نہیں بھی اس گزارش سے آگاہ کریں۔ وٹس ایپ کا نمبر:(00491785613592)مکرم عبد الغفور ڈوگر صاحب صدر ٹکوسا کا ہے۔

دنیا میں حاکموں کو حکومت پہ ناز ہے
جو ہیں شریف ان کو شرافت پہ ناز ہے
عابد کو اپنے زہد و عبادت پہ ناز ہے
اور عالموں کو علم کی دولت پہ ناز ہے
حُسنِ رقم پہ ناز ہے مضموں نگار کو
پھر کاتبوں کو حُسنِ کتابت پہ ناز ہے
ماہر کو ہے یہ ناز کہ حاصل ہے تجرِبہ
عاقل کو اپنے فہم و فراست پہ ناز ہے
جن کی بہادری کی بندھی دھاک ہر طرف
تن تن کے چل رہے ہیں شجاعت پہ ناز ہے
صنعت پہ اپنی ناز ہے صنّاع کو اگر
موجِد کو اپنی طبع کی جودَت پہ ناز ہے
ماہر ہے سرجری میں تو ہے ڈاکٹر کو ناز
حاذِق ہے گر طبیب، طبابت پہ ناز ہے
بیمار کو ہے ناز کہ "نازک مزاج ہوں"
جو تندرست ہیں انہیں صحت پہ ناز ہے
منعم کو ہے یہ ناز کہ قبضہ میں مال ہے
عزت خدا نے دی ہے تو عزت پہ ناز ہے
"ہیں مال مست امیر تو ہم کھال مست ہیں"
اس رنگ میں غریب کو غربت پہ ناز ہے

مانا کہ انکسار بھی داخل ہے خُلق میں
پر کچھ نہ کچھ خلیق کو سیرت پہ ناز ہے
گوشہ نشیں کو ناز ہے یہ "بے ریا ہوں میں"
جو نامور ہوئے انہیں شہرت پہ ناز ہے
نازاں ہے اس پہ جس کو فصاحت عطا ہوئی
جادو بیاں کو اپنی طلاقت پہ ناز ہے
پایا جنہوں نے حسن وہ اس مے سے مست ہیں
ہر اک سے بے نیاز ہیں صورت پہ ناز ہے
اُڑ کر کہاں کہاں نہ گیا طائرِ خیال
شاعر کو اپنے زورِ طبیعت پہ ناز ہے
دیکھو جسے غرض کہ وہی مستِ ناز ہے
وحشی بھی ہے اگر اسے وحشت پہ ناز ہے
فانی تمام ناز ہیں باقی ہے اس کا ناز
جس کو بقا پہ ناز ہے وحدت پہ ناز ہے
جانِ جہاں! تجھی پہ تو زیبا ہے ناز بھی
یہ کیا کہ چند روز کی حالت پہ ناز ہے

کیونکر کہوں کہ ناز سے خالی ہے میرا دل
پیارے مجھے بھی تیری "محبت پہ ناز" ہے

(حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ)

اب آپ جرمنی میں ٹکوسا جرمنی کا سالانہ چندہ اور اسی طرح طلباء کے لئے وظائف کی مد میں رقوم کسی بھی مقامی سیکریٹری مال یا محصّل کو جماعتی رسید بک پر ادا کر سکتے ہیں۔ صاحبِ ثروت بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاکستان میں مستحق بچوں کی تعلیم کے لئے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔

MORDEN SPORTS
31 43
Baden

MORDEN SPORTS

MORDEN SPORTS

MORDEN SPORTS

تری آنکھوں میں عیّاری بہت ہے
صداقت کم اداکاری بہت ہے

فقیہِ شہر، درباری بہت ہے
اور اس کی سوچ سرکاری بہت ہے

مری تکفیر کے فتوے سے تجھ پر
حکومت کا نشہ طاری بہت ہے

یہ الٹی آنکھ کے ہیں کارنامے
کہ سیدھی نور سے عاری بہت ہے

میں کیسے مان لوں اسلام تیرا
کہ یہ اسلام سرکاری بہت ہے

یہ چِٹّا جھوٹ ہے اعلان تیرا
لب ولہجہ بھی بازاری بہت ہے

اِدھر ہے تیرا نوّے دن کا وعدہ
اُدھر کرسی تجھے پیاری بہت ہے

کلاشنکوف کی اور 'ہیروان' کی
سنا ہے گرم بازاری بہت ہے

ہوں تیرے رتجگے تجھ کو مبارک
مجھے 'سحری' کی بیداری بہت ہے

تو عادی قتلِ ناحق کا ہے لیکن
خود اپنی جاں تجھے پیاری بہت ہے

یہ تخت وتاج ہوں تجھ کو مبارک
مجھے سولی کی سرداری بہت ہے

مبارک تجھ کو تیری پارسائی
مجھے اپنی خطاکاری بہت ہے

میں تیری ہاں میں ہاں کیسے ملا دوں
دلِ نادان انکاری بہت ہے

میں ہنستا مسکراتا جا رہا ہوں
اگرچہ زخم بھی کاری بہت ہے

خرید و عشق کو، لیکن سنبھل کر
کہ اس میں چور بازاری بہت ہے

سنا ہے جی اٹھا اسلم قریشی
خبر لیکن یہ اخباری بہت ہے

بتا تو دوں ترے انجام کی بات
مگر یہ بات انذاری بہت ہے

نہ جانے پھول کا انجام کیا ہو
اسے ہنسنے کی بیماری بہت ہے

اسیرِ زلفِ جاناں ہو چکے ہیں
ہمیں اتنی گرفتاری بہت ہے

عجب کیا جاتے جاتے رک بھی جاؤں
اگرچہ اب کے تیّاری بہت ہے

گزرنے میں نہیں آتا ہے مضطرؔ
یہ لمحہ ہجر کا بھاری بہت ہے

کلام محترم چوہدری محمد علی صاحب مضطرؔ

ہمیشہ اس بات پہ غور کرتے رہو کہ احمدیت کے نور سے تم نے کیا حاصل کیا

AZ
MORDEN SPORTS

MORDEN SPORTS

MORDEN SPORTS

"دی گواہی تیری آمد کی"

دی گواہی تیری آمد کی زمیں نے بار بار
آسماں نے دی صدا تُو ہے امامِ کامگار

ساتھ تیرے نصرت و تائید ربِ ذوالجلال
ساتھ چلتے ہیں فرشتے بھی قطار اندر قطار

تُو وہ مہدی ہے مصدق جس کا خود خیر رُسلؐ
بھیجنے والا ہے تجھکو خود جہاں کا شہر یار

تیری بعثت سے ہوا پورا وہ فرمانِ رسولؐ
چاند اور سورج ہوئے تیرے لئے تاریک و تار

تیرے آنے سے جہاں میں آگئی بادِ بہار
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

تُو نے آکر پھر ملایا خَلق کو خالق کے ساتھ
پھر دکھایا اس جہاں کو خالق و پرورد گار

تُو وہ پانی ہے جو آیا آسماں سے وقت پر
تُو ہے وہ نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

تُو نہ آتا تو یہاں اب اور ہی آتا کوئی
وقت تھا آنے کا تیرا، دل ہوئے باغ و بہار

تیرے آنے سے ملی ہے اس جہاں کو تازگی
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

باغ مُرجھایا ہوا تھا گِر گئے تھے سب ثمر
تُو خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار

تُو بھی ہے اُس کے نشانوں سے جہاں میں اک نشاں
جس نے تجھکو کر دیا ہے قوم و دیں کا افتخار

ساتھ تیرے حق تعالٰی نے ہے بھیجا حق کو آج
چھوڑ کر میدان، باطل پا گیا راہِ فرار

لا جَرم جو صدق سے آئے، وہی پاتا ہے خیر
ہیں درندے ہر طرف تُو عافیت کا ہے حصار

تُو نے ثابت کر دیا اب بھی بناتا ہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

قدرتِ ثانی تیرے آنے سے پھر زندہ ہوئی
جس کی آمد کا کِیا دنیا نے صدیوں انتظار

بَن امامِ وقت کا چاکر، صدق سے اے منیر
ہے سر راہ ساتھ اُس کے خود کھڑا پرورد گار

(منیر باجوہ)